مقامِ رسالت

سیّد ریاض حسین شاہ

مقام رسالت

خطبات

(22)

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری، راولپنڈی پاکستان
0322-4301986
042-35803858

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا ﴿٤٧﴾

''اے نبی معظم! ہم نے آپ کو نگران و نگہبان اور خوشخبری دینے والا اور ہلاکت آفرین چیزوں سے آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا اور ایمان والوں کو خوشخبری دیجیے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے فضل کبیر ہے''۔ (الاحزاب:47,46,45)

سامعین!

قرآن مجید کی یہ تین آیات ہیں تینوں کا تعلق احوال انسانی کی اصلاح کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی شفقتوں اور محبتوں کا ذکر فرمایا ہے اور وہ عظیم ہستی جنہیں عالمگیر ہدایت کی نقاب کشائی سپرد فرمائی ان کے اوصاف اور کمالات بیان فرمائے ہیں۔ آیت محامد اور فضائل کے بیان میں قوس قزح کی طرح سجی ہوئی محسوس ہو رہی ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ آسمان سے جلووں کی بارش ہو رہی ہے۔ قرآن کا یہ محل محب اور محبوب کے درمیان تعلق اور محبت کو بھی واضح کر رہا ہے۔ سب سے پہلے آپ کی نبوت اور رسالت کا تذکرہ ہوا۔ نبوت کیا ہے اور رسالت کیا ہے؟ نبوت اللہ سے لینے کا نام ہے اور رسالت اللہ کی مخلوق میں بانٹنے کا نام ہے۔ نبی اور رسول وہ اصحاب مرتبہ اور منصب ہوتے ہیں جنہیں اللہ خود منتخب فرماتا ہے یقیناً یہ وہ رحمتیں ہوتی ہیں جنہیں اللہ جس کے ساتھ چاہتا ہے خاص فرما دیتا ہے۔ ہر نبی اپنی صداقت کے دلائل اور معجزات کے ساتھ مبعوث ہوتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت عظمیٰ کا ذکر مبارک قرآن مجید میں یوں ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ

''بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک عظیم رسول تشریف فرما ہوئے ہیں''۔ (التوبہ:128)

سورۃ الصّف میں ارشاد فرمایا:

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۠﴿۹﴾

''وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو''ھدیٰ'' اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے تمام ادیان پر غلبہ بخش دے کیوں نہ اُسے مشرک بُرا جانتے ہوں''۔

(الصّف:9)

قرآن مجید نے جہاں میثاق انبیاء کا ذکر کیا وہاں ثم جائکم رسول مصدق کہا۔
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ہمہ گیر تھی۔

ارشاد باری ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا

''اور اے حبیب! ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر تمام انسانوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر''۔ (سبا:28)

انہی حقائق آفاقیہ کو قرآن مجید نے سورہ یونس میں اس طرح بیان کیا:

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ

''اے حبیب فرمائیے اے لوگو! بے شک تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق آ گیا ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنے انبیاء تشریف لائے کوئی کسی ملک کے لیے آیا اور کوئی کسی قبیلے اور خاص قوم کے لیے آیا لیکن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا اعلان کردو!

اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا

’’میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں‘‘۔

سب کے رسول کی سب نے تعریف کی۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب حضرت آدم کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

میرے لخت جگر! تم میرے بعد میرے جانشین ہو پس خلافت کو تقویٰ اور یقین سے محکم رکھنا اور جب اللہ کا ذکر کرنا تو ساتھ متصل اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرنا، میں نے یہ نام ساق عرش پر لکھا پایا، مجھے جنت میں کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئی جہاں یہ اسم مبارک منقش نہ کر دیا ہو۔ بیٹا فرشتے ہر دم انہی کے ذکر میں زبانیں تر رکھتے ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام

آپ نے جب سفینہ بنایا تو بحکم الٰہی جبرائیل کی مدد کے ساتھ ہر پھٹے پر ایک نبی کا نام لکھا لیکن دوسرے دن سب کچھ محو پایا۔ تین دن ایسے ہی ہوتا رہا۔ اللہ نے فرمایا: میرے پیارے اول میرا نام لکھو اور آخر میں میرے محبوب کا نام لکھو۔ سب ناموں کو ہمارے ناموں کے درمیان کر دو جب ایسے کر دیا گیا تو غیب سے آواز آئی: یا نوح قد تمت سفینتک (معارج النبوۃ)

حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی:

اے اللہ! میں جب زبور کی تلاوت کرتا ہوں تو مجھے ایک نور نظر آتا ہے اس طرح میرا محراب عبادت خوشی سے جھومنے لگ جاتا ہے اور میرا قلب وجگر راحت سے بھر جاتا ہے۔ یا اللہ وہ نور کیا ہے؟ فرمایا: یہ ہمارے حبیب کا نور ہے اسی نور کی وجہ سے ہم نے آدم حوا اور دنیا و آخرت سب تخلیق کیے۔ یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام نے بلند آواز میں یا محمد آواز بلند ہوتے ہی چرند پرند

آپ کے ساتھ ہم زبان ہو کر کہنے لگے: صدقت یا داؤد

زبور کی عبارت

وہ بحر سے بحر اور دریا سے دریا قطع کرے گا۔ جزیرے اس کے سواروں کے قدموں سے پائمال ہوں گے۔ اس کے دشمن خاک چاٹیں گے۔ بادشاہ اس کے حضور جھکیں گے۔ اُمتیں اس کی مطیع ہوں گی۔ وہ ضعیفوں کا نجات دہندہ ہوگا۔ مسکینوں پر مہربان ہوگا پوری روئے زمین پر اس پر درود پڑھا جائے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

خواب میں آپ کو جنت کی سیر کرائی گئی۔ آپ نے بہشت کو زمین آسمان سے کھلا پایا۔

آپ فرماتے ہیں:

جنت کے درختوں کی جڑیں لا الہ الا اللہ سے ہیں، کونپلیں محمد رسول اللہ سے ہیں، پھل سبحان اللہ اور الحمد للہ تھا۔ آپ نے جبرائیل سے پوچھا جنت یہ بہت خوبصورت مقام کس کے لیے ہے آواز آئی: عدت لمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سلیمان علیہ السلام

ایک بار آپ اصطخر سے یمن جاتے ہوئے مدینہ کی سرزمین سے گزرے آپ کا لشکر ہوا میں اڑ کر گزر رہا تھا۔ آپ نے اپنے دوستوں سے کہا:

ان هذه دار هجره نبی آخرالزمان

طوبی لمن آمن به و اتبعه

حضرت یوسف علیہ السلام

آپ کو کنویں سے نجات آپ کے نام نامی کے وسیلہ ہی سے ملی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رسالت، فضیلت رسالت، حسن رسالت، وسعت رسالت، اثر رسالت اور فیضان رسالت کہ شب معراج سب نبیوں اور رسولوں نے آپ کی امامت میں نماز ادا کر کے ان کی عظمت و فضیلت

کا اعتراف کیا اور آپ کی رسالت کے جلوے اگلوں پچھلوں نے مشاہدہ کیے۔

قرآن مجید کی جو آیت تلاوت کی اس میں بھی آپ کی نبوت اور رسالت کا مقام اور جلوہ اس طرح بیان ہوا کہ آپ کی دس صفتیں اور نعتیں ربّ کریم نے خود لسان قدس سے بیان فرمائیں:

آپ نبی ہیں

آپ رسول ہیں

آپ مقام شہادت پر فائز ہیں

آپ مبشرِ عظیم ہیں

آپ نذیر مبین ہیں

آپ داعی الی اللہ ہیں

آپ کا ہر جلوہ اذن الٰہی کا رنگ ہے

آپ سورج ہیں مبین چمکتا دمکتا

آپ کی روشنی جلاتی نہیں دلوں اور روحوں کو منور کرتی ہے

اور آپ اللہ کی طرف سے فضل کبیر ہیں

آپ کی رسالت عظمیٰ کے ساتھ مقام شہادت کو جوڑ دیا گیا آپ کی گواہی کا رنگ کیا ہوگا، جلوہ کیا ہوگا اور شان کیا ہوگی۔

آپ شاہد ہیں اس لیے کہ آپ اللہ کی توحید کے گواہ ہیں۔

آپ اسلامی احکامات کی سرکاری شاہد ہیں۔

آپ قیامت کے دن صداقت انبیاء کی بھی گواہی گزاریں گے۔

آپ اعمال کی بھی گواہی ارشاد فرمائیں گے۔

عبداللہ بن مبارک کی حدیث ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا مگر سرکار کی اُمت دو مرتبہ آپ پر پیش ہوتی ہے صبح بھی اور شام بھی پیش ہوتی ہے۔

ابن کثیر نے لکھا کہ علامتوں کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے غلاموں کو پہچان لیتے ہیں۔
علامہ آلوسی نے لکھا کہ تراقب احوالھم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی اُمت کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں۔

مولانا روم فرماتے ہیں:

در نظر بودش مقامات العباد
زاں سبب نامش خدا شاہد نہاد

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت اور شہادت کو جوڑ کر بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کے نمونہ کامل بن کر انہیں عدل وانصاف پر قائم کر دیں اور ان کے لیے اقدار حیات اور معیار حق کا تعین فرما دیں اور ان پر نگرانی اتنی کڑی کر دیں کہ لوگ ان پر ایمان و کردار میں اعتماد کر سکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شاہد ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ لوگوں کے لیے حق اور باطل میں فرق واضح فرما دیں اور لوگوں کو اس قابل بنا دیں کہ وہ اپنی قدر و قیمت جاننے لگ جائیں اور اپنے منصب اور کردار کو روحانی بنا لیں اور ان کی محبوبیت کا مرکز حضور ہو جائیں۔ بے شک خوبیوں اور کمالات کا معیار حق تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہیں، اس لحاظ سے شاہد ہونا رسول ہونے کی خوبصورت دلیل بھی ہے اور برہان بھی ہے۔

شیخ عبدالعزیز دیرینی نے کتنا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے:

نور آپ کا روشن تر ہے
دلیل آپ کی غالب ترین ہے
راز آپ کا چھا جانے والا ہے
دین آپ کا اکمل ہے
آواز آپ کی خوبصورت ہے
فضل آپ کا عمیم ہے
قدرت آپ کی قوی تر ہے

ذکر آپ کا میٹھا ہے

زبان آپ کی شیریں ہے

لہجہ آپ کا افصح ہے

دعا آپ کی مستجاب ہے

علم آپ کا ارفع ہے

ندا آپ کی مسمع ہے

حاجات آپ کی پوری ہونے والی ہیں

اور شفاعت آپ کی مقبول تر ہے

انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا نے لکھا:

The most successful of all religious personalities.

''مذہبی شخصیات میں انتہائی کامیاب بلکہ کامیاب ترین ہستی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے''۔

❁❁❁❁❁